مشق

(الف) نیچے دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیے:

۱- منّی اور مسرور آپس میں کس بات پر لڑ رہے تھے؟

۲- ارشد نے بچوں کو قائدِ اعظمؒ کے کون سے تین اصول بتائے تھے؟

۳- گھر اور اسکول میں خوش گوار فضا قائم کرنے کے لیے کیا چیز ضروری ہے؟

۴- ایرانیوں کے مقابلے میں یونانیوں کو فتح کس وجہ سے حاصل ہوئی؟

۵- دُنیا میں امن قائم کرنے کے لیے کیا ضروری ہے؟

(ب) ذیل کے الفاظ و محاورات کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

الگ تھلگ - دانتا کلکِل ہونا - نااِتّفاقی - اِتّفاق

(ج) ذیل کے الفاظ کے ساتھ لا - نا - بے اور غیر لگا کر نئے الفاظ بنائیے:

(مثلاً: جان سے بے جان)

واقف - حاصل - غیرت - حاضر - دین - حد - پردہ - محدود

(د) اِتّحاد کے فوائد پر ایک مضمون لکھیے۔

قومی اور علاقائی زبانیں

آپ نے کبھی اس بات پر غور کیا ہے کہ انسان کی ایک خوبی یا وصف یہ ہے کہ وہ اپنے خیالات کو زبان کے ذریعے دوسروں تک آسانی سے پہنچا دیتا ہے۔ یہ خوبی کسی اور جاندار میں نہیں۔ دنیا کے مختلف علاقوں میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ جو زبانیں جن جن علاقوں میں بولی جاتی ہیں، وہ وہاں کی علاقائی زبانیں کہلاتی ہیں۔ لیکن ساری زبانیں آپس میں مِل جُل کر ہی ترقّی کر سکتی ہیں۔ کیوں کہ ایک زبان کے لفظ اور خیالات دوسری زبان میں جاتے ہیں اور اُسے فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اس طرح زبانیں انسانوں کو بھی ایک دوسرے کے قریب لاتی ہیں۔

ہمارے ملک کی قومی زبان اُردو ہے جو ملک کے ہر حصّے اور ہر خطّے میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اس میں علم وادب کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ قومی زبان اُردو کے علاوہ ہمارے ملک میں کچھ اور زبانیں بھی ہیں۔ مثلاً: سندھی، پنجابی، پشتو، ہندکو، بلوچی، کشمیری، گجراتی اور براہوی وغیرہ۔ یہ ہمارے ملک کی علاقائی زبانیں ہیں۔ یہ زبانیں بڑی پُرانی زبانیں ہیں اور عِلم وادب کے اعتبار سے مالدار زبانیں ہیں۔

قومی اور علاقائی زبانوں کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ یہ سب

ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتی ہیں اور ایک دوسرے کو ترقّی دیتی ہیں۔ قومی زبان وسیع اور توانا ہوگی تو علاقائی زبانیں بھی وسیع اور توانا ہوں گی۔ علاقائی زبانیں ترقّی کریں گی تو قومی زبان بھی ترقّی کرے گی۔ یہ ساری زبانیں ایک دوسرے پر اثر ڈالتی ہیں اور بولنے والوں کی سوچ کو روشن کرتی ہیں۔

قومی زبان اور علاقائی زبانیں ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو ترقّی کرتی ہیں۔ ساتھ ساتھ رہتی ہیں۔ مِل جُل کر رہتی ہیں۔ ایک کے فائدے میں دوسرے کا فائدہ۔ جیسے پاکستان کے سارے باشندے پیار محبّت سے مِل جُل کر رہتے ہیں اور مِل جُل کر اپنے وطن کو ترقّی دے رہے ہیں۔

زبانیں انسانوں اور علاقوں سے محبّت کرنا سکھاتی ہیں۔ اُن کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہیں۔ ملک کے باشندوں کو ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔

کسی ملک یا علاقے کو پوری طرح سمجھنا ہو تو وہاں کی زبان سے واقفیت ضروری ہوتی ہے۔ لوگوں کی عادتیں، مزاج، رہن سہن کے طریقے، خیالات، رسم و رواج سب زبان ہی کے ذریعے ظاہر ہوتے ہیں۔ زبان آتی ہو تو کسی بھی علاقے کے حالات اور رہن سہن کو سمجھنا بڑا آسان ہو جاتا ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے ملک کی قومی زبان کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ علاقائی زبانیں بھی سیکھیں۔ اس طرح ہم اپنے وطن

پاکستان کو بہتر طریقے پر سمجھ سکتے ہیں اور ہماری قومی یک جہتی بھی اسی طرح مستحکم ہو سکتی ہے۔

مشق

(الف) نیچے دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیے:

۱- انسان کی وہ خوبی کیا ہے جو دوسرے جانداروں میں نہیں؟

۲- قومی اور علاقائی زبانوں کے باہمی ربط سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

۳- کسی علاقے کی معاشرت کو پورے طور سمجھنے کے لیے اس علاقے کی زبان کو جاننا کیوں ضروری ہوتا ہے؟

۴- ہمارے لیے یہ کیوں ضروری ہے کہ ہم قومی زبان کے ساتھ ساتھ اپنی علاقائی زبانیں بھی سیکھیں؟

(ب) ذیل کے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

وصف، خطّہ، وسیع، توانا، رسم و رواج، مستحکم، مزاج۔

(ج) یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ کام کرنے والے کو فاعل اور جس پر کام کیا گیا ہو اسے مفعول کہتے ہیں۔ مثلاً قتل کرنے والے کو قاتل اور جسے قتل کیا گیا ہو اس کو مقتول کہا جاتا ہے۔ "قاتل" فاعل ہے اور "مقتول" مفعول۔

اب آپ مندرجہ ذیل اسمِ فاعل کے اسمِ مفعول اور اسمِ مفعول کے اسمِ فاعل بنائیے:

ظالم- مجبور- عاشق- حامد- مسجود- عابد- قاسم- مکتوب- حاکم- مرقوم۔